يَا أَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَاءَكُمْ بُرْهَانٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ

اے لوگو! تحقیق آئی تمہارے پاس حجت تمہارے رب کی طرف سے

الحمد للہ المعطی الاعلیٰ کہ کتاب لاجواب ماحی رسوم و بدعات و مزیح
اوہام و ظلمات محلی بحجج لامعہ موشح بدلائل ناصعہ اعنی

البراهين القاطعة

على

ظلام الانوار الساطعة

الملقب

بالدلائل الواضحة

على

كراهة المروج من المولود والفاتحة

بامر حضرت بقیۃ السلف حجۃ الخلف راس الفقہاء والمحدثین تاج العلماء الکاملین جناب مولانا رشید احمد صاحب گنگوہی قدس سرہ

دار الاشاعت

اردو بازار ایم اے جناح روڈ ۰ کراچی ۱

اشاعت اول مارچ ۱۹۸۸ء

براہینِ قاطعہ : مصنفہ، مولوی خلیل احمد انبیٹھوی
مصدقہ، مولوی رشید احمد گنگوہی

خط کشیدہ عبارت : صفحہ ۵۵، جس میں پہلی عبارت :

"شیخ عبدالحق روایت کرتے ہیں کہ مجھ کو دیوار کے پیچھے کا بھی علم نہیں۔"

اس عبارت میں شیخِ محقق عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کا حوالہ دے کر یہ ثابت کرنے کی کوشش کی گئی کہ خود حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا : "مجھے دیوار کے پیچھے کا علم نہیں۔" (معاذ اللہ)

حالانکہ شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے اس من گھڑت روایت کو نقل کرکے اس کا رد کیا ہے اور آخر میں "اصلے ندارد" فرمایا ہے کہ اس روایت کا کوئی ثبوت اور اصل نہیں، دیکھئے کتاب مدارج النبوۃ جلد ۱ ص ۔

"جوابش آنست کہ ایں سخن اصلے ندارد۔"

حضرت شیخ محقق علیہ الرحمہ کے آخری جملہ "اصلے ندارد" کو چھوڑ دیا اور مردود روایت کو حضرت شیخ کی طرف منسوب کر دیا ہے (مدارج النبوت کے متعلقہ صفحہ کا عکس ملاحظہ ہو ص ۵۲)

خط کشیدہ دوسری عبارت میں ہے :

"شیطان سے افضل ہو کر اعلم من الشیطان ہوگا، معاذ اللہ!"

اس عبارت میں مولوی خلیل احمد انبیٹھوی اپنے مخالف مؤلف "انوار الساطعہ" کا رد کرتے ہوئے اس پر الزام دے رہے ہیں کہ مؤلف اپنے زعم میں بڑا اکمل الایمان ہے، تو شیطان سے ضرور افضل ہو کر شیطان سے علم میں بڑا اور اعلم من الشیطان ہوگا۔ انبیٹھوی صاحب نے شیطان سے افضل و اعلم ہونے کو گناہ سمجھتے ہوئے ساتھ ہی معاذ اللہ کہہ دیا۔ جس کا صاف مطلب یہ ہے کہ کسی کا شیطان سے افضل و اعلم ہونا مولوی صاحب کو گوارا نہیں۔ اسی لیے انہوں نے اس کے بعد حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے وسعتِ علم کی نفی کرتے ہوئے یہ بتایا ہے کہ شیطان اور ملک الموت کو تمام روئے زمین کا علم ہے اور یہ نصوص قطعیہ سے ثابت ہے۔ لہٰذا شیطان اور ملک الموت کے لیے ایسا علم جو محیط روئے زمین ہو، ماننا ضروری ہے۔

اور پھر کہا کہ شیطان اور ملک الموت کے اس حال پر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو قیاس نہ کیا جائے، کیونکہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے لیے وسعتِ علم پر کوئی نص نہیں ہے، لہٰذا حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے لیے ایسا علم

ماننا شرک ہے۔

اس بحث سے قطع نظر کہ شیطان کے لیے علمِ محیط رُوئے زمین کے اثبات پر کونسی نص قطعی ہے اور یہ کہ حضور علیہ الصّلوٰۃ والسّلام کے لیے یہی وسعتِ علمی شرک اور کفر کیسے ہوگی جبکہ شیطان کے لیے یہی وسعتِ علمی ثابت ہو۔ ہمارا سوال صرف یہ ہے کہ حضور علیہ الصّلوٰۃ والسلام کے مقابلے میں شیطان کا ذکر کرنا اور پھر علمی کمال میں شیطان کو بڑھانا اور اس کے مقابلے میں حضور علیہ الصّلوٰۃ والسلام کو اس کمال میں نیچا دکھانا کیا یہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی شان میں بے ادبی ہے یا نہیں ؟

اس سے قبل براہینِ قاطعہ کے ص ۶ کا عکس ملاحظہ ہو۔ خط کشیدہ عبارت جس میں انہوں نے اللہ تعالےٰ کے لیئے امکانِ کذب کا قول کیا ہے۔

وہ فرماتے ہیں کہ خلف وعید امکانِ کذب ہے۔ حالانکہ قیامت میں خلف وعید بالفعل متحقق ہے۔ جس سے ان کے نزدیک کذب بالفعل متحقق ہونا ثابت ہے۔

حالانکہ اللہ تعالےٰ سے بالفعل کذب کا صدور ماننا کفر ہے۔

نوٹ :- براہین قاطعہ کے ص ۶ - ۵۵ کے عکس میں یہ خیال رہے کہ صفحہ میں درمیانی خط کے نیچے براہینِ قاطعہ ہے۔ اور اوپر انوارِ ساطعہ۔

تابش قصوری

لاکھوں کروڑوں درود اس امام رسل کی روح پر فتوح پر جسکے فیض تعلیم و ہدایت سے ہر زندہ دل اپنے مردگان غمناک کی ارواح کو فاتحہ و درود سے راحت رساں ہو ربنا اغفر لنا ولاخواننا الذین سبقونا بالایمان ولا تجعل فی قلوبنا غلا للذین آمنوا ربنا انک رؤف الرحیم

امابعد: اہل اسلام کو اپنی اس حالت نازک پر رونا چاہیے کہ اسلام ایک گل پژمردہ کی طرح سموم اختلافات بیجا سے آناً فاناً کمہلایا جاتا ہے۔ اور عناد و فساد ایک تند باد شدید ظلمانی کی طرح ہر طرف سے اٹھا چلا آتا ہے مذہبانی بھی نہ سینے حالانکہ سیکڑوں مفسد ہزاروں اختلاف کوئی یہ کہہ رہا ہے کہ جناب باری عز اسمہ جس کی شان عالی یہ ہے من اصدق من اللہ حدیثا اللہ تعالیٰ سے زیادہ کا کوئی

کرکے ممدوح کرکے داد چاہتا ہے اور یہ ہیں فہم و دانش کہ علم چند جہلاء کی تحسین پر اپنے جامہ میں نہیں سماتا چنانچہ خود تحریر رسالہ گویا اس دعوے کی ہے لہذا خوب روشن ہو گیا اور مثل آفتاب نیمروز کے واضح ہوا کہ مؤلف اس کا مولوی عبدالسمیع رامپوری ہے جو میرٹھ میں بہ مکان شیخ الٰہی بخش مرحوم رہتا ہے کہ اس نے ابتدائے طفلی سے رسائل مبتدعین کو جمع کرکے یہ علم واہیہ بہم پہنچایا، اور بطور ہیچ خدمت جناب مولانا احمد علی صاحب سہارنپوری اور مولوی سعادت علی صاحب سہارنپوری اور مولوی شیخ محمد صاحب تھانوی ------- اور مولوی محمد قاسم صاحب نانوتوی رحمۃ اللہ علیہم ہی یہ بضاعت مزجاۃ علم بے فہم کی حاصل کی تھی ان کو بھی مع علماء متقدم و متاخر کے نشانہ سہام طعن و شتم بنایا، اسی وجہ زیادہ تر موجب ملال و تعجب کا ہوا چونکہ جہلاء ضلال اس کتاب پر ناز کرتے ہیں اور خود مؤلف بھی اس تار عنکبوت کو حصن حصین تصور کرتا ہے اس کی حقیقت جہل کو کشف کرنا ضروری جانا تاکہ مؤلف کو بلیغ اپنے علم و فہم کا واضح ہو جائے اور ہر ناظر پر کیفیت مؤلف کی اور استعداد و لیاقت اس کی ہویدا ہو جائے، اور اس رد انوار ساطعہ کا نام البراہین القاطعہ علی ظلام الانوار الساطعہ رکھا گیا اور اس رد میں لفظ مؤلف سے مراد مولوی عبدالسمیع رامپوری ہووے گا اور ...... بحث وہ عالم کہ جس کے جواب پر مؤلف نے بحث شروع کی ہے اور اس جواب میں مقاصد مضامین اس رسالہ کا ابطال اور حاصل مراد مؤلف کا قلع کیا گیا ہے اور اس کے الفاظ و عبارت کی اغلاط اور ہفوات و خرافات کا جواب اور سب و طعن کا انتقام اور جلد جلد کا افساد و ابطال بسبب خوف طوالت کے ترک کیا گیا ہے، الا ماشاء اللہ تعالیٰ پس بغور ملاحظہ طلب ہے کہ مؤلف کے جملہ مطالب کو نیست و نابود اور جمیع قبائح و مفاسد کو باختصار تمام سخائف و شبہات باذنہ تعالیٰ کر دیا گیا ہے کہ تھوڑی فہم والا بھی اس تالیف و مؤلف کی قدر پر مطلع ہو جائے گا۔ واللہ ولی التوفیق و علیہ الاعتماد و بیدہ ازمۃ الحق والتحقیق۔ قولہ کوئی کہہ رہا ہے کہ جناب باری عز اسمہ کا خلف وعید اقول: مسئلہ خلف وعید قدماء میں مختلف فیہ ہے امکان کذب کا مسئلہ تو اب جدید کسی نے نہیں نکالا بلکہ قدماء میں اختلاف ہوا ہے کہ خلف وعید جائز ہے یا نہیں چنانچہ در مختار میں ہے حتیٰ یجوز الخلف فی الوعید فظاہر ما فی المواقف والمقاصد ان الاشاعرۃ قائلون بجوازہ لانہ لا یعد نقصا بل جودا و کرما الخ خلف وعید جائز ہے کہ نہیں ظاہر تو یہ ہے اشاعرہ اس کے قائل ہیں ...... اس واسطے کہ وہ اس کو نقص نہیں شمار کرتے بلکہ بخشش اور کرم تصور کرتے ہیں، ایسا ہی دیگر کتب میں لکھا ہے پس اس پر طعن کرنا مؤلف کا پہلے مشائخ پر طعن کرنا ہے اور اس پر تعجب کرنا محض لاعلمی ہے اور حق تعالیٰ کو اپنی مخلوق کی مثل پیدا کرنے پر قادر نہ ہونا آج تک کسی اہل علم نے نہ کہا تھا جیسا کہ اس شیخ زادہ صدی کے مجتہدین نے کہا ہے اور عجز اور معطل کے متنفر ہوئے اور ان اللہ علی کل شیء قدیر کے خلاف عقیدہ ٹھہرایا، اس پر مؤلف کو افسوس اور عبرت نہ ہوئی بس یہ امر لائق دید ہے کہ تمام امت کے خلاف حق تعالیٰ کے عجز پر عقیدہ ٹھہرا

لے اختلاف کی اندھی [illegible] اہل بدعت [illegible] کال گھوپ [illegible] کے زیروں کا استاذ [illegible] گمراہ جاہل [illegible] تحریری کا جال [illegible] مضبوط [illegible] ظاہر [illegible]

وہ جائز نہ ہو ورنہ ناجائز یہ بات ہرگز محققین کاملین کے نزدیک مسلم نہیں واضح ہو کہ یہاں تک سوال فتوی انکاری کی شرح لکھی اب
اُسی کے جوابات جو مفتی صاحبوں نے لکھے ہیں اُس کی توضیح کرتا ہوں۔ نور دوم میں جو چھپے ہیں نسخہ اولیٰ غرض جواب واضح ہو کہ
اُس سوال کا جواب اول دہلی میں لکھوایا گیا پھر اصحاب دیوبند نے اُس پر مہریں لگائیں وہ یہ ہے جواب فتوی انکاری انعقاد
محفل میلاد اور قیام وقت ذکر پیدائش آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے قرون ثلثہ سے ثابت نہیں ہوا پس یہ بدعت ہے اور علی ہذا القیاس
بروز عیدین وغیرہ مصافحہ و جمعرات و چہلم وغیرہ میں فاتحہ سورہ ہاتھ اٹھا کر پایا نہیں گیا البتہ نیابۃ عن المیت بغیر تخصیص ان امور مرقومہ
سوال کے لئے مساکین و فقراء کو دیکر ثواب پہنچانا اور دعا اور استغفار کرنے میں امید مغفرت ہے۔ اور ایسا ہی حال دہم سوم چہلم وغیرہ
اور ختم آیت اور چنوں اور شیرینی وغیرہ کا عدم ثبوت حدیث اور کتب دینیہ سے۔ خلاصہ یہ کہ بدعات مخترعات ناپسند شرعیہ ہیں
انتہی حرفاً حرفاً۔ اب مؤلف رسالہ ہذا اللہ تعالیٰ کی توفیق اور مدد پر بھروسہ کرکے بیان کرتا ہے ان امور ناصواب کو جو اس جواب میں
ہیں واضح ہو کہ اس جواب پر دہلی کے تین صاحبوں کی مہر ہے ابی بخش، حفیظ اللہ، شریف حسین۔ یہ صاحب جو ہیں غیر علماء ہیں سب
ان کو جانتے ہیں ان کا یہ جواب لکھنا کچھ تعجب نہ تھا لیکن اصحاب دیوبند بھی اس فتوے میں اُن کے تابع ہو گئے مدرسہ دیوبند کے
طلباء اور مدرسین کی پانچ مہریں چند دستخط ہیں ایسے ایسے مفتی کامل ہیں ایک صاحب کی عبارت یہ ہے ہذا مسئلہ جواب صحیحہ
حسن علی عفی اللہ عنہ سبحان اللہ عبارت ان مفتی صاحب کی دیکھنے کے قابل ہے اور فصاحت بلاغت تذکرہ میں لکھنے کے لائق ہے لفظ ہذا
کی تذکیر و تعریف مسئلہ کی تانیث و تنکیر جواب کی تذکیر صحیحہ کی تانیث خبر مسئلہ یعنی سوال مبتدا اور جواب صحیحہ کس کی خبر سوال کی خبر جواب کیسا کیا گیا
ہو تو یہ غیر ہم کو ان صاحبوں میں کسی سے کچھ تعارض نہیں الا مولوی محمد یعقوب صاحب کہ اس مدرسہ کے مدرس اول ہیں چونکہ انھوں نے

اوّل ہی فتوی غلط کو ظلمات کفنوں سے کہ ظلمات جہل بعضہا فوق بعض کے مشابہ کر کے اُس کی ظلمات جہلیہ کو واضح طور پر نمایاں
عیاں کر دکھایا۔ قولہ۔ نور دوم الخ اقول۔ اس میں مؤلف نے جواب بلفظہٖ نقل کیا ہے بعد اس کے کچھ اپنے علم کے فخر کلمات لکھے
ہیں کہ اس کے جواب کی ضرورت نہیں الا مؤلف کا تو خوشامد ہی خوب مشہور ہو چکا قولہ۔ ان میں سے ایک صاحب کی عبارت یہ
ہے الخ اقول۔ حسن علی نام کوئی مدرس مدرسہ دیوبند میں نہیں ابتدائے بناء مدرسہ سے آج تک کی کیفیات موجود ہیں دیکھ لو مؤلف کو
اگر دیوبند کے مدرسہ پر طعن کرنا مقصود ہے تو اسی طرح طعن کرنا کہ جس کا کچھ ٹھکانا نہ ہو شرم کی بات ہے حق تعالیٰ فرماتا ہے ان بعض
الظن اثم۔ پھر خواہ مخواہ حسن علی کو دیوبند کا مدرس یا طالب علم قرار دیکر محض اپنی طرف سے یہ لکھنا کس قدر خلاف امر حق تعالیٰ
کے ہے اور جو توہین مدرسہ کی غرض مؤلف کی ہے تو ایسے واہی مطاعن سے کچھ نہیں ہوتا اور مدرسہ دیوبند کا جو کچھ علم ہے اگر کچھ فہم
خداداد مؤلف کو ہے تو آوے اور دیکھے اس فقیر نے کہا ہے یہ آتا ہے کہ مدرسہ دیوبند کی عظمت حق تعالیٰ کی درگاہ پاک میں بہت ہے
کہ صدہا عالم یہاں سے پڑھکر گئے اور خلق کثیر کو ظلمات ضلالت سے نکالا یہی سبب ہے کہ ایک صالح فخر عالم علیہ السلام کی زیارت سے
خواب میں مشرف ہوئے تو آپ کو اردو میں کلام کرتے دیکھ کر پوچھا کہ آپ کو یہ کلام کہاں سے آ گئی آپ تو عربی ہیں فرمایا کہ جب سے علماء
مدرسہ دیوبند سے ہمارا معاملہ ہوا ہم کو یہ زبان آ گئی سبحان اللہ اس سے رتبہ اس مدرسہ کا معلوم ہوا پس جس کا رتبہ عند اللہ زیادہ ہو گا

براہین قاطعہ صفحہ ۲۶ کا اصلی فوٹو

وانچه بجانب یمین بود در حالت رو زمره است و اکثر نظر آن حضرت صلی الله علیه وآله وسلم ملاحظه بود یعنی نظر کردن بگوشهٔ
چشم که در جانب صدغ است و آنکه در جانب بینی است آنرا موق وماق میگویند و این از غایت حیا و وقار بود و چون التفات
میکرد وی بکلیت بجمیع ذات تمام برمیگشت و در دیدن نظر دیگر دانیدن عنق اکتفا نمی نمود که از عادت سبکساران و متکبران است
و نظر وی در پیش روی و پس پشت یکسان بود و در احادیث صحیحه آمده است که بمقتدیان می گفت سبقت مکنید از من در رکوع
و سجود که من می بینم شما را از پیش و پس یکسان پوشیده نیست بر من رکوع و سجود شما و حقیقت این رویت اختلاف اند که چگونه بوده و
حقیقت تمامهٔ احوال شریف آن حضرت صلی الله علیه وسلم این چنین است که کنه آن نتوان رسید و دعوی ادراک آن بجز حکم
تاویل متشابهات است و آنچه بقیاس عقل و نظر علم میتوان گفت برین تفصیل است که این رویت بصری است یا رویت قلبی
و بر تقدیر مخصوص است بحال صلوٰة که محل انکشاف تمام و موجب ازدیاد نور است یا عام است تمامهٔ احوال و اوقات
را و اگر رویت بصری است آیا همین چشم است که در سر است یا پروردگار تعالی قادر است که قوت بصریه در هر جزء بدن پیدا آورد
و ابصار آن حضرت بطریق اعجاز مقابله شرط نبود و بعضی گفته اند که در میان کتفین آن حضرت دو چشم بود مانند سوراخ
سوزن که ابصار می کرد بآن و نمی پوشید آنرا جامها یا نور این جماعه منطبع می شد در حائط قبله چنانچه در آئینه پس مشاهده
می کرد افعال ایشان را و این دو سخن غریب است اگر روایت صحیح ثابت آید آمنا و صدقنا والا محل توقف است و گفته
اند که باسناد صحیح ثابت نشده است و اگر رویت قلبی مراد است پس آن علمست بطریق وحی و اعلام و کشف و الهام و گفته اند
اگر صواب آنست که چنانکه قلب شریف آن حضرت را صلی الله علیه وسلم احاطه و وسعتی در درک و علم معقولات بود همچنین حواس
لطیف او را نیز احاطه در درک محسوسات بخشیده بودند جمیع جهات را در حکم یک جهت گردانیده بودند والله اعلم و این جا اشکال می آرند
که در بعضی روایات آمده است که گفت آن حضرت صلی الله علیه وسلم که من بنده ام نمیدانم آنچه در پس این دیوار است
جوابش آنست که این سخن اصلی ندارد و روایت بدان صحیح نشده است و اگر باشد گفتیم که آن انکشاف مخصوص بحال نماز
است و اگر عام است موقوف باعلام الهی و خلق اوست علم را چنانچه در سائر مغیبات است و دلالت می کند بران حدیثی که
واقع شده است که یکباری ناقهٔ آن حضرت صلی الله علیه وسلم گم شد بعضی منافقان گفتند که محمد خبر از آسمان میدهد و
نمی یابد که ناقهٔ او کجاست چون این سخن منافقان بآن حضرت صلی الله علیه وسلم رسید گفت من نمیدانم و در نمی یابم مگر آنچه
داناند و دریاباند مرا پروردگار من و بتحقیق همین گفت که بتحقیق راه نمود مرا پروردگار تعالی بران ناقه که وی در موضع است
چنین و چنین بند شده است مهار وی در درختی پس رفتند آنجا و یافتند و چنانکه خبر داده بود پس آن حضرت صلی الله علیه
وسلم نمی یابد مگر آنچه دریاباند پروردگار تبارک تعالی خواه در نماز باشد یا در غیر آن فلا اشکال آمده شریف صلی الله
علیه وسلم در حدیث آمده است که آن حضرت صلی الله علیه وسلم گفت که من میبینم چیزی که نمی بینید شما و می شنوم چیزی که نمی شنوید
شما من می شنوم اطیط آسمان را و اطیط آواز پالان و آواز شکم تهی و آواز شتر که مانند آنرا گویند و فرمود سزاوار است آسمان را

مدارج النبوة
ج ۱
ص ۷
کا
عکس